باب۔۲۷

روزہ

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ،(البقرة:۱۸۳)]

[أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ،(البقرة:۱۸۴)]

[شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔۔۔۔۔فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ،(البقرة:۱۸۵)]

حدیث۱۷۷۳: رسول اکرمؐ ایک اعرابی کے سوالات کے جواب میں فرماتے ہیں، "فرض نمازیں۵ ہیں لیکن اگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے۔ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں لیکن اگر تو نفل رکھے تو اور بات ہے"۔اور پھر حضورؐ نے زکاۃ سے متعلق تمام شرائع اسلام بتائے۔اس اعرابی نے کہا میں فرائض میں نہ کمی کروں گا نہ زیادتی۔آپؐ نے فرمایا "اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو تُو جنت میں جائے گا"۔راوی:طلحہ بن عبید اللہؓ۔(دیکھیں حدیث ۶۴)۔

حدیث۱۷۷۴،۱۷۷۵: آنحضرتؐ عاشورہ(۱۰ محرم)کا روزہ رکھا کرتے تھے۔مگر جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو اس دن کے روزے کے لیے فرمایا جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔راویان:ابن عمرؓ،اور حضرتہ عائشہؓ۔(دیکھیں حدیث ۴۵)۔

حدیث۱۷۷۶: ارشاد نبویؐ ہے کہ روزہ ڈھال ہے،اس لیے نہ تو بری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے۔اگر کوئی شخص تجھ سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔دوبار کہہ دے۔۔۔روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔۔۔روزے کی خاطر کھانا پینا اور دوسری مرغوب چیزیں چھوڑنے پر اس کے بدلے میں ہر نیکی کا اسے دس گنا ثواب ملتا ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۷۷۷: انسان کی آزمائش اس کے بال بچوں،اس کے پڑوسی اور اس کے مال میں ہوتی ہے۔نماز روزہ اور صدقہ اس کے لیے کفارہ ہے۔راوی:حضرت عمرؓ۔

حدیث۱۷۷۸: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہتے ہیں۔قیامت کے دن روزے دار اس دروازے سے داخل ہوں گے۔کوئی دوسرا اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا۔راوی:سہلؓ۔

حدیث ۱۷۷۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے خدا کی راہ میں جوڑے کی صورت میں مال خرچ کیا اسے جنت کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ اور جو شخص صدقے والوں میں سے ہو گا اس کو صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہو گا جسے ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں ہو گا اور تم ان میں سے ایک ہو گے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۰: حضورؐ نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۱: ارشاد نبیؐ ہے، رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۲: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو۔ اگر بدلی چھائی ہوئی ہو تو اندازہ کرو (۳۰ روزے پورے کرو)۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۷۸۳: فرمان نبویؐ ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں روزے رکھے اور شبِ قدر میں قیام کیا (نمازیں پڑھیں) اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۴: رسول کریمؐ ماہ رمضان میں بے حد سخاوت فرماتے۔ اور رمضان کے مہینے میں جبرئیل علیہ السلام ہر رات حضورؐ سے ملتے اور آپؐ انھیں قرآن سناتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۷۸۵: آپؐ نے فرمایا کہ جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۶: (روزہ اور روزے دار): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۷۶۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۸۷: حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص مہر ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ نکاح کر لے اس لیے کہ اس سے اس کی نگاہ نیچے ہو جاتی ہے اور وہ زنا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جو اس (مہر) کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے اس لیے کہ روزہ اس کی شہوت کو گھٹاتا ہے۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۱۷۸۸ تا ۱۷۹۱: (ماہ رمضان کی ابتدا و انتہا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۷۸۲۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ، اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۹۲، ۱۷۹۳: نبی مکرمؐ نے ایک بار اپنی ازواج مطہراتؓ سے دور رہنے کا ایک ماہ کا ایلا کیا (یعنی قسم کھائی)۔ جب ۲۹ دن گذر گئے تو آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا آپ نے تو ایک ماہ (گھر میں داخل نہ ہونے کی) قسم کھائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔ راویان: حضرتہ ام سلمہؓ، اور انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹)۔

حدیث ۱۷۹۴: آپؐ نے فرمایا کہ عیدین کے دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ دونوں (اپنی اہمیت میں کسی طرح) کم نہیں ہوتے۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۱۷۹۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری جماعت امّیوں کی ہے (ان پڑھ ہے)۔ زیادہ حساب نہیں جانتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے یعنی کبھی ۲۹ اور کبھی ۳۰ دنوں کا ہوتا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۷۹۶: حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ رمضان سے پہلے کے ایک دو دن کے روزے نہ رکھیں، سوائے ان لوگوں کے کہ جو متواتر رکھا کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۹۷ تا ۱۷۹۹: رمضان کی راتوں سے متعلق جب نبی کریمؐ سے پوچھا گیا تو قرآن کے یہ واضح احکام نازل ہوئے، أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ، [یعنی تمھارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، (البقرۃ: ۱۸۷)] اور وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، [یعنی اور راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو رات کی سیاہ دھاری سے صبح کی سفید دھاری نمایاں نظر نہ آجائے، (البقرۃ: ۱۸۷)]۔ راویان: براءؓ، عدی بن حاتمؓ، اور سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۱۸۰۰: بلالؓ رات کو (تہجد کی) اذان دیتے تھے تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن مکتومؓ اذان نہ دیں۔ اس لیے کہ ابن مکتومؓ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر طلوع نہ ہو جائے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۸)۔

حدیث ۱۸۰۱: میں اپنے گھر میں سحری کھاتا تھا اور پھر مجھے اس بات کی جلدی ہوتی کہ میں فجر کی نماز رسول اکرمؐ کے ساتھ پالوں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۱۸۰۲: آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ سحری اور نماز (فجر) میں کتنا فصل ہے؟ آپؐ نے فرمایا ۵۰ آیات پڑھنے کے برابر کا وقت۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔ (دیکھیں ۱۰۶۷)۔

حدیث ۱۸۰۳: نبی مکرمؐ نے پے در پے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا۔ آپؐ کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ لہٰذا تم لوگ صوم وصال (لگاتار روزے) نہ رکھو۔ راوی: نافع عبداللہؓ۔

حدیث ۱۸۰۴: حضورؐ نے فرمایا کہ سحری کھاؤ، کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۸۰۵: آنحضرتؐ نے ایک عاشورے کو یہ اعلان کرنے کے لیے ایک آدمی بھیجا کہ "جس نے کھانا کھالیا ہے وہ اب مزید نہ کھائے بلکہ روزہ رکھ لے، اور جس نے نہیں کھایا وہ اب نہ کھائے (یعنی وہ بھی روزہ رکھ لے)"۔ راوی: سلمہ بنت اکوعؓ۔

حدیث ۱۸۰۶: غسل جنابت کی ضرورت ہو تو پہلے غسل کرے اور پھر روزہ رکھے۔ راوی: ابو بکر بن عبدالرحمٰنؓ۔

حدیث ۱۸۰۷، ۱۸۰۸: حضورؐ روزے کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لیتے کیوں کہ آپؐ اس بات پر قادر تھے کہ اپنے جذبات پر قابو رکھ سکیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۲ تا ۲۹۵ اور حدیث ۳۱۴، ۳۱۵)۔

حدیث ۱۸۰۹: میرے حیض کی حالت میں بھی آنحضرتؐ میرے ساتھ ایک چادر میں سوتے۔ اسی طرح غسل بھی ہم ایک ہی برتن سے کیا کرتے۔ روزے کی حالت میں آپؐ بوسہ بھی لیتے۔ راوی: ابو سلمہ زینب بنت ام سلمہؓ۔

حدیث ۱۸۱۰، ۱۸۱۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں غسل جنابت، فجر سے پہلے کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۱۲: فرمانِ نبیؐ ہے کہ جب کوئی بھول کر کچھ کھا پی تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیوں کہ اس کو یہ اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۸۱۳: میں نے حضرت عثمانؓ کو وضو کرتے دیکھا۔ انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر ۳ بار پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ ۳ مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ اور پھر دائیں پیر کو اور آخر میں بائیں پیر کو دھویا۔ اور پھر فرمایا، رسول اللہ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔ اور پھر کہا جو ایسا وضو کرے اور پھر ۲ رکعت نماز پڑھے اس حال میں کہ دل میں کوئی وسوسہ نہ ہو، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ راوی: حمرانؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۰)۔

حدیث ۱۸۱۴ تا ۱۸۱۶: ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں تو جل گیا کیوں کہ میں اپنی بیوی کے پاس رمضان میں (روزے کی حالت میں) چلا گیا۔۔۔ (حدیث ۱۸۱۵ اور ۱۸۱۶ میں ہے یہ بھی ہے کہ) حضورؐ نے اس سے سوالات کیے کہ کیا تو ۲ مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے۔۔؟ اور کیا تو ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔۔؟ اس آدمی نے نہیں میں جواب دیا۔۔ پھر آنحضورؐ (اندر جاکر) عرق کھجور کا ایک تھیلا لائے اور اس شخص کو دے کر فرمایا کہ تُو اس کو خیرات کر دے۔ اس نے کھجور لے کر کہا کہ میں خیرات کس کو کروں؟

Siddiqui Publications

میں تو خود زیادہ محتاج ہوں۔ آپؐ مسکرا پڑے اور فرمایا جا خود رکھ لے اور گھر والوں کو کھلا۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۸۱۷ تا ۱۸۱۹: آنحضرتؐ نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ (حدیث ۱۸۱۹ میں ہے کہ): آپؐ کمزوری کے سبب سے پچھنے لگوانے کو برا سمجھتے تھے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۸۲۰: ہم ایک سفر میں تھے۔ (افطار کا وقت ہو رہا تھا تو) رسول مکرمؐ نے ایک شخص سے کہا کہ میرے لیے ستو گھول دے۔ اس شخص نے کہا مجھے لگتا ہے ابھی سورج باقی ہے۔ دونوں نے یہ باتیں ۳ مرتبہ دہرائیں۔ پھر حضورؐ نے ستو پیا اور فرمایا جب تم رات کی تاریکی کو دیکھو کہ یہاں سے شروع ہوئی ہے تو سمجھو افطار کا وقت آ گیا۔ راوی: ابن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۸۲۱: حمزہ بن اسلمیؓ نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا، اگر تُو چاہے تو روزے رکھے اور اگر تُو چاہے تو افطار کر لے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۲۲: رسول اللہ رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپؐ اور لوگوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید پہنچے تو سب نے افطار کیا۔۔ (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ہے اور یہاں پانی دستیاب ہے)۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۸۲۳: ہم لوگ (ماہ رمضان میں) سفر میں تھے۔ شدید گرمی کے دن تھے۔ چناں چہ آنحضرتؐ اور ابن رواحہؓ کے علاوہ کسی نے روزہ نہیں رکھا۔ راوی: ابو درداءؓ۔

حدیث ۱۸۲۴: (رمضان کا مہینہ تھا اور) ہم لوگ سفر میں تھے۔ شدید گرمی کے دن تھے۔ آپؐ نے ایک جگہ لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا کہ جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ کہا گیا، روزہ دار ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، (اسی لیے) سفر میں روزے رکھنا درست بات نہیں۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۸۲۵: ہم لوگ (رمضان کے مہینے میں) رسول خدا کے ساتھ سفر میں تھے۔۔ (اس سفر میں) روزہ دار کسی بے روزے دار کو، یا بے روزے دار کسی روزے دار کو عیب لگاتا ہوا نہیں پایا گیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (یعنی سفر میں روزہ رکھا جا سکتا ہے اور نہ رکھیں تو بعد میں قضا کیے جا سکتے ہیں۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۱۸۲۶: ہم لوگ نبی کریمؐ کے ساتھ (ماہ رمضان میں) مکہ کے سفر پر تھے۔ مدینہ سے روانہ ہوئے تو حضورؐ نے روزہ رکھا اور عسفان پہنچنے پر پانی مانگا اور افطار کیا۔ لیکن عسفان سے مکہ تک روزہ نہیں رکھا۔ دراصل آپؐ نے ہمیں عملاً یہ دکھایا کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۸۲۷: میں نے یہ آیت پڑھی ،فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ،[یعنی جو کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں میں اس کی قضا کرلے ،اور جن کو طاقت نہ ہو تو ان پر ایک آدمی کا کھانا واجب ہے،(البقرۃ:۱۸۴)]،اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔راوی:ابن عمرؓ۔

(نوٹ: قرآنی آیات کی منسوخی سے متعلق جدید تحقیق یہ کہتی ہے کہ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ ملاحظہ کریں تفسیر صدیقی، از بحر العلوم مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی، پارہ ا صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۵، پارہ ۱۰ صفحہ ۲۴ تا ۲۶ اور مقدمہ صفحہ ۴۲ تا ۵۲۔ مطبوعہ ادارہ اشاعت تفسیر صدیقی، کراچی۔۔۔ یا حاصلات تفسیر صدیقی، مرتبہ محمد عبدالاحد صدیقی، باب ۸۲ ، مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۱۸۲۸: مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو جاتی تھی ۔ میں تمام سال اس کو ادا کرنے کی کوشش ہی کرتی رہ جاتی یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آجاتا۔راوی:حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۲۹: آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیا یہ سچ نہیں کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز اور روزہ چھوڑ دیتی ہے ؟۔۔۔اور یہ اس کی دین میں کمی (نقصان) ہے۔راوی:حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۳۰: ارشاد نبیؐ ہے کہ کوئی اس حال میں مر جائے کہ اس کے ذمہ روزے باقی ہوں، تو اس کے وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لیں۔ راوی:حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۳۱: ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے واجب تھے تو کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپؐ نے فرمایا، "اللہ کا قرض، ادا کیے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔راوی:ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۸۳۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب رات اس طرف (یعنی مشرق) سے آجائے اور دن اس طرف (یعنی مغرب) کی طرف چلا جائے اور آفتاب ڈوب جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا۔راوی:حضرت عمرؓ۔

حدیث ۱۸۳۳، ۱۸۳۴: (افطار کا وقت): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۸۲۰۔راوی:عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۸۳۵: فرمان نبیؐ ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے ،جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے۔راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۱۸۳۶: (افطار کا وقت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۲۰۔راوی:ابن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۸۳۷: ہم لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ابر آلود دن میں افطار کیا۔ لیکن پھر سورج نکل آیا۔(اس پر) ہشامؒ سے پوچھا گیا کہ پھر تو سب کو قضا کا حکم دیا

گیا ہو گا؟ تو انھوں نے جواب دیا، "اس کے علاوہ کیا چارہ تھا؟۔۔۔ البتہ ہشامؒ کہتے ہیں کہ، مجھے معلوم نہیں کہ پھر سب نے (قضا) روزہ رکھا، یا نہیں۔ راوی: اسماء بنت ابی بکرؓ۔

حدیث ۱۸۳۸: آنحضورؐ نے عاشورے کی صبح انصار کے گاؤں میں کہلا بھیجا کہ جس نے صبح اس حال میں کی ہو کہ روزے سے نہ ہو تو وہ اپنا باقی دن (بغیر روزہ ہی) پورا کرے، اور جو روزہ دار ہو تو وہ روزہ رکھے۔ اس کے بعد ہم لوگ خود روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے۔ راوی: ربیع بنت معوذؓ۔

حدیث ۱۸۳۹ تا ۱۸۴۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ پے در پے روزے (صوم وصال) نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کیا آپؐ تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، میں تمھاری طرح نہیں۔ مجھے تو کھلانے والا (میرا رب) کھلاتا ہے، پلانے والا (میرا رب) پلاتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ (دیکھیں حدیث ۱۸۰۳)۔

حدیث ۱۸۴۶: آنحضرتؐ نے سلمانؓ اور ابو درداؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ سلمانؓ جب ابو درداؓ کے گھر گئے تو ان کی والدہ نے شکایت کی کہ ابو دردا کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں، وہ لگاتار روزے رکھتے ہیں، دن رات عبادت کرتے ہیں۔ سلمانؓ نے ان سے کہا کہ (دیکھو ابو دردا!) تمھارے رب کا تم پر حق ہے، تمھاری جان کا تم پر حق ہے، تمھارے بچوں کا تم پر حق ہے، اس لیے ہر مستحق کا حق ادا کرو۔۔۔ پھر وہ دونوں، نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور اس بات کی تمام تفصیل بتائی۔۔۔ آپؐ نے فرمایا، "سلمان نے سچ کہا"۔ راوی: عون بن ابی جحیفہؓ۔

حدیث ۱۸۴۷: رسول معظمؐ روزے رکھتے جاتے تو ایسے لگتا جیسے اب وہ یہ سلسلہ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اور جب روزے نہیں رکھتے تو ایسے محسوس ہوتا جیسے اب کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔۔۔ میں نے یہ نہیں دیکھا کہ حضورؐ نے رمضان کے سوا کسی ماہ میں پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں۔ اور میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھے ہوں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۸۴۸: نبی کریمؐ شعبان میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔ آپؐ فرماتے کہ اتنا ہی عمل اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ (تم کو دینے سے) نہیں تھکتا جب تک کہ تم خود (نیک کاموں سے) تھک نہ جاؤ۔۔۔ اور آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے محبوب نماز وہ تھی جس پر مداومت اختیار کی گئی ہو، اگرچہ کم ہی ہو۔ آپؐ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت رکھتے۔ راوی: یحییٰ ابو سلمہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۸۴۹تا۱۸۵۱: (عام دنوں میں کبھی روزے رکھنا اور کبھی نہ رکھنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۴۷۔ (حدیث ۱۸۵۰ میں ہے کہ): رات میں اگر آپؐ کو کوئی نماز پڑھتا دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور اگر سوتا دیکھنا چاہتا تو وہ بھی دیکھ لیتا۔ (اور حدیث ۱۸۵۱ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ) کوئی خز یا حریر (ریشمی کپڑے) رسول اکرمؐ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں تھے۔ اور کوئی خوشبو آپؐ کے بدن کی خوشبو سے زیادہ بہتر نہ تھی۔ راویان: ابن عباسؓ، انسؓ اور حمیدؓ۔

حدیث۱۸۵۲تا۱۸۵۸: مجھ سے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے ہو اور رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہو۔ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ تمھارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ تمھارے لیے ہر ماہ کے ۳ روزے کافی ہیں۔ تم کو اس نیکی کا ۱۰ گنا اجر ملے گا، گویا سارے مہینے تم نے روزہ رکھا۔ اگر تم اس سے زیادہ کی قوت پاتے ہو تو داؤد علیہ السلام کی طرح کے روزے رکھو۔ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ وہ کس طرح روزے رکھتے تھے؟ تو آپؐ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن نہیں۔ راوی: عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ (ابوالعباس شاعرؒ اور ابوالملیحؒ نے بھی عبداللہؓ سے روایت کی)۔

حدیث۱۸۵۹: میرے خلیل (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ۳ باتوں کی وصیت فرمائی۔ مہینے میں ۳ روزے رکھنا، چاشت کی ۲ رکعت نماز پڑھنا، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۸۶۰، ۱۸۶۱: امّ سُلَیم کے پاس آنحضرتؐ تشریف لائے تو انھوں نے آپؐ کے سامنے کھجور اور گھی رکھا۔ حضورؐ نے فرمایا، میں روزے سے ہوں۔ پھر گھر کے ایک گوشہ میں نفل نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ امّ سُلَیم نے کہا انس کے لیے بھی دعا فرمادیجے۔ آپؐ نے فرمایا "اس کو مال، اولاد اور برکت عطا کر"۔ (دعا کا اثر دیکھیں کہ) میں انصار سے زیادہ مال دار ہوں۔ میری بیٹی آمنہ نے بتایا کہ میری نسل سے اب تک ۱۲۰ افراد دفن ہو چکے ہیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۱۸۶۲: آنحضرتؐ نے کسی شخص سے پوچھا کہ تو نے اس مہینے (شعبان) کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ اس نے کہا، جی نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا، جب تو ماہ (رمضان) کے روزے مکمل کر لے تو مزید ۲ روزے (شوال میں) اور رکھ لے۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۸۶۳تا۱۸۶۵: جابرؓ سے معلوم کیا گیا کہ کیا نبی اکرمؐ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ (لیکن دوسرے راویوں نے وضاحت کی کہ) صرف جمعہ کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے بلکہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد، ملا کر دو رکھے۔ راویان: محمد بن عبادؓ، ابوہریرہؓ، جویریہ بنت حارثؓ۔

حدیث ۱۸۶۶: حضرت عائشہؓ سے میں نے پوچھا کہ کیا آنحضرتؐ کسی مخصوص دن روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا، نہیں۔ لیکن آپؐ جب بھی کچھ کرتے تھے تو اس میں ہیشگی ہوا کرتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھ سکتا ہے جو رسول اکرمؐ میں تھی۔ راوی: علقمہؓ۔

حدیث ۱۸۶۷، ۱۸۶۸: جب نبی مکرمؐ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے تو (یہ جاننے کے لیے کہ) آنحضرتؐ آج روزے سے ہیں یا نہیں، آپؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا گیا۔ آپؐ نے اسے پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔ راویان: عمیر عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت میمونہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۵۵)۔

حدیث ۱۸۶۹تا۱۸۷۱: رسول اکرمؐ نے (۱) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (۲) صما اور ایک کپڑے میں احتبا [یعنی پورے جسم کو ڈھانکنے کے لیے صرف ایک کپڑے کا استعمال] کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (۳) فجر اور عصر کے بعد [سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے تک] نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور (۴) بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی منع فرمایا ہے۔ راویان: ابوعبیدؓ، ابوسعید خدریؓ، اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۹)۔

حدیث ۱۸۷۲: ایک شخص نے پیر کے دن روزے کی منت مانی اور اتفاق سے پیر کا دن ہی عید کا دن ہوگیا۔ اس کے لیے حضرت عمرؓ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول معظمؐ نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے"۔ راوی: زیاد بن جبیرؓ۔

حدیث ۱۸۷۳: میں نے ۴ باتیں نبی مکرمؐ سے سنیں جو مجھے بہت زیادہ پسند ہیں۔ (۱) عورت ۲ دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کا شوہر یا کوئی محرم ساتھ ہو۔ (۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھے۔ (۳) فجر کے بعد نماز نہ پڑھے جب تک کہ سورج نہ نکل آئے۔ (۴) ۳ مسجدوں، مسجد الحرام، مسجد النبویؐ اور مسجد الاقصیٰ کے علاوہ کسی اور کسی اور مسجد کے لیے سامان سفر نہ باندھے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۴۵)۔

حدیث ۱۸۷۴: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مگر اُس کے لیے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۸۷۵: اس شخص کے لیے جو حج اور عمرے کے ساتھ ملا کر تمتع کرے، عرفہ کے دن روزہ رکھنا ہے۔۔۔ اگر اس کے پاس ھدی (قربانی کا جانور) نہ ہو اور نہ ہی اس نے روزہ رکھا تو پھر منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۸۷۶تا۱۸۸۳: قریش زمانۂ جاہلیت میں عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے، اور رسول اکرمؐ بھی روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب حضورؐ مدینہ آئے تو یہاں کے یہود سے آپؐ نے پوچھا کہ (تمھارا) یہ روزہ کیسا ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ اس دن بنی اسرائیل کو دشمنوں سے نجات ملی تھی، اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا۔۔۔ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ہم تمھارے اعتبار سے موسیٰؑ کے زیادہ حقدار ہیں، اور پھر خود بھی اس روز روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔۔۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کے دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ عاشورے کے دن جس کی خواہش ہو وہ روزہ رکھے اور جس کی خواہش ہو، نہ رکھے۔ روایان: حضرت عائشہؓ، سالمؒ، ہشام بن عروہؒ، معاویہ بن سفیانؓ، ابن عباسؓ، ابو موسیٰؓ اور سلمہ بن اکوعؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۵ اور حدیث ۱۷۷۴، ۱۷۷۵)۔

Siddiqui Publications